مستشرقین کا طریقۂ کار

”افسوس کی بات ہے کہ ہم بہت سے مستشرقین کو یہی کام کرتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی ساری کدوکاوش تاریخ اسلام، اسلامی معاشرہ، تہذیب وتمدن، اورادب وثقافت میں جھول اور کمزوریوں کی تلاش ونشاندہی میں صرف کرتے ہیں پھر ہولناک اور ڈرامائی انداز میں ان کو پیش کرتے ہیں، ان کی ذہانت وطباعی کا پورا مظاہرہ چہرۂ اسلام کو بدنما دکھانے میں ہوتا ہے اوراسی طرح اسلامی ممالک کے زعماء وقائدین کے دماغ میں اسلام اور اسلامی قانون وتہذیب کے سرچشموں کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں اوراسلام کے مستقبل سے ناامیدی، حال سے بیزاری اور ماضی سے بدگمانی اس طرح پیدا کردیتے ہیں کہ ان کا سارا جوش وخروش دین کو عصری تقاضوں کے مطابق ڈھالنے **(Modernization)** اوراسلامی خانوں میں اصلاح وترمیم کی مہم چلانے میں منحصر ہوکر رہ جاتا ہے۔“

(اسلامیات اور مغربی مستشرقین:۱۴)